ماہوار

فطیر العلوم

جولائی ۱۸۸۰ء

مطبع وکٹوریہ اسکول - غازی پور

رسائل (اردو) (۷۹م)

فہرست

باب		صفحہ
١	مریکا کا بقیہ بیان (رباث ماہوجن)..	٣
٢	گوشت کھانیوالی نباتات جدید کا بیان	١٣
٣	انسان اور ایپ بندر کے مشابہت کا بیان	٢٠
٤	شراب کی کیفیت کا بیان	٢٩
٥	ایک جدید قسم کی ہل کا بیان	٣٥
٦	متفرقات کا بیان	٣٦

٨٢٣٨

مظہر العلوم

ہیرے کی کانکا بقیہ بیان

بابت ماہ جون ۱۸۸۰ء

پیشتر کے رسالہ مین مذکور ہوچکا ہے کہ ملک
افریقہ مین تھوڑا عرصہ ہوا کہ ہیرے کی جدید کانے
ملی ہین اونمین سے نہایت بیش قیمتی اور عمدہ
قسم کے ہیرے نکلے لیکن یورپ کے لوگونکی

توجہ مالک افریقہ کے کانونکے جانب جب تک
کہ ستارہ جنوبی افریقہ نامے ہیرا نکلا تھا نہ تھی
بعد ملنے ہیرے مذکور کے مالک افریقہ اکثر باشندے
ہیرے کیلئے تلاش مین کان مذکور کے گئے دو پیش جو کہ
پیشتر مین ایک ویران اور ریگستان مقام تھا بہت
جلد آباد ہو گیا اور شہر بن بڑے بڑے بسگئے جنوبی
افریقہ کے ہیرے کا کان دوابہ یعنے دریاے وال اور
دریاے اریخ کے درمیان مین واقع ہے زمین کان
کی نہایت فراز اور ہموار ہے سطح سمندر سے پانچہزار
فیٹ بلند ہے سنہ ۱۸۶۹ء اور سنہ ۱۸۶۶ء مین جب ملک

مذکور کے کان سے ستارہ جنوبی افریقہ نامی
ہیرا اور نیز دوسرے دو سو سے ہیرے ملے اوسوقت
یورپ کے باشندونکو اسقدر طمع پیدا ہوئی
کہ ہزار ۱۶ آدمی اوسمقام پر جاکر جمع ہوئے چندہی
مہینے کے عرصہ مین دریای وال کے کنارہ مین وشہر
مقام نیل آور کیلیپ ویز لفٹ نامی خیمے نصب کرکے
بس گئے چند روز تک انمقامات مین ہیرے بافراط
ملے بعد ازان سنہ ۱۸۷۰ع مین لوگین اور جا بجا کانونکے
تلاش کے فکر مین ہوئے چنانچہ سنہ ۱۸۷۱ع مین دریای
مذکور کے کنارے سے ۳۵ پینتیس میل کے فاصلہ پر ایک

ایک مقام مین جسکا نام ڈیو ٹوئیٹ پان ہے جب گئے
اوسجگہ چہوٹے چہوٹے اسقدر بافراط ہیرے نظر
آئی کہ وہانکی دیوارونکے پلاسٹر مین بھی چہوٹے
چہوٹے ہیرے کے ذرے چمکتے ہوے دکہائی دے
مقام ڈیو ٹوئیٹ پان کا کان بہت بڑا نہین ہے
صرف نسٹر ایکر زمین کے حلقہ مین ہے لیکن اسمقام پر
بہی چند ہی روز کے عرصہ مین اس کان کے گرد
قریب قریب چالیس ہزار ادمی کے اباد ہوگئے اور بہت
بڑا عظیم شہر بس گیا بعد ازان پہر دوسرا ایک
کان ہیر یکا اوسی ایک میل کے دوری پر دیبیرس نامی

الغرض اسی فکر و تلاش مین تمام دنیا کے کانون سے سب
بڑا کان ہیریکا بنورس اور کمبرلی نامی کان ملی اور ان
کانون سے اسقدر بیش قیمتی اور بافراط ہیرے ملے
کہ پیشتر اوسسے یعنے ۱۸۵۴ء مین اوس زمین کو لا حاصل تصور
کر کے گورنمنٹ انگلستان نے اوس ملک کے فری
اسٹیٹ کو دیا تھا مگر ۱۸۷۱ء مین بوجہ ظاہر ہونے کانین
مذکور کے زمین مذکور کو منادی کر کے پھر اپنے قبضہ
مین کر لیا جو کانین ہیرکی کہ ۱۸۶۹ء اور ۱۸۷۰ء مین
دریای وال کے کنارے ملے تھے بالفعل وہ کانین سب
کان ڈیوٹوئیٹ پان اور ڈی بیرس اور کمبرلی وغیرہ کے

پانی جانے سے بالکل چھوڑ دینگے اب سب لوگ انہیں
کانون کے گرد و نواح ایسے ہیں لیکن ان سب کانونیں
کان کمبرلی مشہور اور کثیر المنافع زیادہ ہے اٹھہ برس کا
زمانہ ہوا کہ کان کمبرلی کے گرد و نواح بالکل غیر آباد
اور ویران تہا ایک متنفس بھی از قسم انسان کے نام کو
وہان نہین تہا لیکن اب کم سے کم اٹھہ ہزار اہل یورپ اور
قریب بیس ہزار خاص افریقہ کے رہنیوالے ان کانونکے
ہر چہار طرف بستے ہین ان کانونکے ظاہر ہونیکی صورت
یہ ہے کہ چند شخص کان ڈیو ٹوئیٹ پان سے اکثر کان
کمبرلی کے زمین پر ایک درخت کے تلے بیٹہا اونمین سے ایک

شخص نفر بچارا کسی چیز سے زمین کہو د رہا تہا کہ ناگاہ
اوسی اثنا مین چند کنی ہیرکی اوس شخص کو اوس مین سی
ہاتہ آگئین تب وہ سب شخص متعجب ہوکر سب ملک اور بہی
اوس زمین کو کہودنے لگے تب اور بہی زیادہ ہیرے
اون سبہون نے پایا آخرش کو رفتہ رفتہ کان مذکور کی
شہرت ہوگئی اور ہزارہا آدمی اوس مقام پر ہیرکی تلاش
مین آپہونچی اس کان کی زمین کے اوپر کی مٹی کا رنگ
کسیقدر سرخ اور ملایم و ریگ آلودہ ہے دو فیٹ سے
چار فیٹ زمین کے نیچے کودنے سے سفید اور سخت مٹی
نکلتی ہے اور سمین بہی کسیقدر ہیرکی ذری ملتی ہین لیکن

چونکہ یہ مٹی سخت نہایت ہے اسوجہ سے اوس مٹی کو
لوگ کم توڑتے ہین کہودنے کے وقت نکالکر علحدہ ایک مقام
جمع کرتے جاتے ہین اس سفید مٹی کے نیچے بھی کسیقدر
زرد یا نیلی مٹی نکلتی ہے او سکے کہودنے مین چندان
دقت نہین ہوتی باسانی کہودی جاسکتی ہے ہیرے بھی
اسمین کسیقدر ملتے ہین پہر اس مٹی کے نیچے قریب بیس تیس
فیٹ کے نوسکے مانند نہایت سخت مٹی ملتی ہے اوسمین
ہیرے نہین ملتے اگر پچاس ساٹھ فیٹ نیچے کہودے
جاوے تب اوسکے نیچے کسیقدر نیلی اور ملایم نیلی مٹی
نکلتی ہے جسکے دیکھنے کے ساتھ یہ خیال گذرتا ہے کہ ہرگنز

ہیرے اسمین نہونگے مگر بعد تلاش کے جب ہیرے

بافراط اوسمین سے ملنے لگتے ہین تو اوسوقت وہ خیال

تمام باطل ہو جاتا ہے الغرض اسی مٹی مین بعد کھو دنیکے

ہیرے بافراط پای گئے جبن[20] کرات سے زیادہ وزنکے

ہیرے صرف اسی مٹی مین ملی اس مٹی کے پتھریلے

ہونیکے وجہ سے ہیریکا ماننا ایک امر دشوار اور بہت

مشقت و جانفشانی کا کام تہا مگر چونکہ یہ مٹی جس

مقام پر کہ ہیرے رہتے ہین اوسمقام پر کسیقدر پولی

ہوتی ہے ذرا سا صدمہ پانیسے فی الفور وہ مٹی ہٹ

جاکر ہیرے نظر آنے لگتے ہین علاوہ اسکے اسی مٹی

ہین ایک خاصیت یہ ہے کہ باوجود ایک قسم کے ملایم
پتھر کے مانند سخت ہونیکے دو ہفتہ تک افتاب کی حرارت
پانی کے بعد تھوڑا سا پانی اوسپر ڈال دینے سے فوراً
چور چور ہو جاتی ہے بعض بعض ہیرے جو اس مٹی سے
نکلتے ہین یہی خاصیت ہوتی ہے کہ نکلنے سے دو ایک روز
بعد خود بخود چور چور ہو جاتے ہین اکثر ہیرے کے سب کانونکے
مٹی ایک قسم و رنگ کی ہوتی ہے اور ہیرے کانون مین
دور دور رہتے ہین ایک مقام مین دو ہیرے کسی کان
مین اجتک نہین ملے ہین

بقیہ اینده

کروے کہانیوالی نباتات جدید کا بیان

اکثر نباتات کروے کہانیوالی ہیں جنکا ذکر ہی بیتیس
کے رسالون مین ہوا ہے منجملہ اونکے ایک جدید قسم
کی نباتات جسکا نام ارم ڈرلکین کیوس ہے عجیب تاثیر
رکھتی ہے بالفعل کے علم حشیشات کے جانیوالے اس
نباتات کے اثر کے بارہ مین بہت تحقیقات کر رہے ہین
اسواسطے کہ یہ نباتات کرونو نکو اور نباتات کے مانند
پتیونکے ذریعے سے لپیٹ کر یا سرپوش کے مانند
چہپا لیکہ گرفتار نہین کرتے بلکہ برعکس سب نباتات کے

اپنے مہک کے ذریعے سے کر ولنو نکو بیہوش کر کے
کہاتی ہے پہول اس نباتات کا بشکل دیکہنے کے ہوتا
ہے اور لمبای مین قریب اٹھارہ انچ اور پہول کے
پتی کے اوپر کا قطر پانچ انچ اور رنگ پہول کے
اندر بنفشی ہوتا ہے اور سیاہ خطوط بھی رہتی
ہین دیکہنے مین بد شکل ہوتا ہے خوشبو کسی قسم کی
نہین رکھتا جس مقام پر کہ نباتات مذکور رہتی ہے
اوس مقام پر مکہیان بہت کم رہتی ہین کیونکہ یہ نباتات
نہایت مکہی کہاتی ہے اس نباتات کے پہول مین
نہ تو مہک کسی قسم کی اور نہ شہد وغیرہ رہتی ہے نہین معلوم

کہ کیا سبب ہے کہ جس مقام پر نباتات مذکور
رہتی ہے اوسمقام کے گرد پیش کی مکھی سب اور
گاہ گاہ دور دور کی بھی اس نباتات کے قریب آکر
پھول کے اوپر بیٹھی ہین معًا بیٹھنے کے اوسکے پھول
کے مہک سے بیہوش ہوکر پھول کے لپیٹ جاتے
ہین بعد اسکے پھول کے اندر سے ایک قسم کا کاربونک
ایسیڈ باہر نکلتا ہے اوسکے ذریعے سے مکھی کے
جسم کا عرق بالکل پھول سے ملکر پھول ہی مین
جذب ہوجاتا ہے اسیصورت سے نباتات مذکور
کی پرورش کیڑونکے ذریعے سے ہوتی ہے

علاوہ اسکے اور ایک نباتات ہے جسکا نام سینٹ
ریلیا ہے مکھی وغیرہ کہاتی ہے فرق نباتات
مذکور سے اور اسے یہ ہے کہ یہ نباتات بجائے
اوسکے مکھی کے صرف سرہی کا عرق کہاتی ہے
لہذا مکھی کو بذریعے پتیونکے پہسا نہین لیتے
مابکہ جب مکھی سب قریب اس نباتات کے آتی
ہین سر مکھی کا کاٹ لیتے ہے شکل مکھیونکے سرکاٹنے کی
یہ ہے کہ اسکے پہول کی سطح پر ایک قسم کی شہد
کے چہوٹے چہوٹے خانہ رہتے ہین اور ایردگرد
خانونکے کانٹے مچہلی بجہانےکے کانٹے کی شکل

سکے ہوتے ہین جسوقت مکہی وغیرہ پہول شہد کے
مہک پاکر پہول پر جہان اکر بیٹہی ہے فوراً سراپا
شہد کے خانونکے اندر ڈالتے ہین مگر بہر بوجہ
ہوئے پہول کے کانٹیکے سر اوس خانہ سے نہین
نکال سکتین جب سر کو نکالنا چاہتی ہین اوسوقت
سر مکہو نکا اوس کانٹے کے ذریعے سے کٹ کر
پہول کے خانہ کے اندر رہجاتا ہے اور بہی ایک
نباتات جسکا نام گروبویا ہے یہہ مکہی وغیرہ نہین
کہاتی بلکہ بڑی بڑی چڑیہ وغیرہ کو پکڑلیتے ہے
شاخونین اسکے نہایت سخت دو یا تین کانٹے ہوتے

ہین جسوقت چڑیا اوس پر اکر بیٹھتی ہین اوسوقت
خواہ مخواہ کوئی کانٹے اوسکے جسم سے لگتے ہین اور فوراً
چڑیا پھنس جاتی ہی جسقدر اوسی چھوٹنے کے لئے
کوشش کرتی ہے اوسیقدر کانٹوں مین پھنستی جاتی
ہے اخرکو اوسمین تڑپ کردہ چڑیا مرجاتی ہے تصویر
پھول نباتات ارم وڑی مین کنولس اورمبٹ
ریلیا ذیل مین درج ہوتی ہے

تصویر

14

انسان اور ابندر کے مشابہت کا بیان

اکثر جانورین خشکی کے ہون خواہ تر ہی اپسمین ایکدیگر
ایک قسم کی مشابہت رکہتے ہین مثلاً ایک شیر ہے
جو کہ بلی کے ساتہ تمام تر مشابہت رکہتا ہے علی
ہذالقیاس پرند اور درند جانورونمین اکثر جانور اپسمین
یکے با دیگرے کچہ نکچہ مشابہت رکہتے ہین اسلئے ایک
قسم مین شمار کئے جاتے ہین مگر انسان کو جتنے حیوانات
ہین سب سے لوگ ایک علیحدہ قسم مین شمار کرتے
ہین کیونکہ انسانکو کسی حیوانکے ساتہ مناسبت نہین
ہے برعکس اسکے ہیکل صاحب نے انسانکو حیوان سے

جدا قسم مین شمار نہین کیا ہے اور بالفعل کے اکثر
علما کا بھی صاحب موصوف کے رای کے ساتھہ اتفاق
ہے اسمین شک نہین کہ ہملوگ انسانکے ترتیب اعضا
اور ہڈیونکے جوڑ اگر بغور لحاظ کرین تو انسان سے
ایک قسم کے بندر سے جسکو ایپ کہتے ہین بہت
مشابہت پاوینگے اسصورت مین انسانکا تمام مخلوقات
سے علیحدہ قسم مین شمار نکیا جاتا گو یہ امر ہم لوگونکی
طبعت سے مخالف ہے نہایت بجا ہے زمانہ حال کے
عالم لوگ بھی انسانکو سمیئی قسم کی مخلوقات مین سے یعنے
وہ قسم جسمین ایپ بندر ہے شمار کرلیتے ہین عام

قسم کے بندر اور انسان مین فرق بہت ہے مگر
ایپ بندر سے اور انسان سے بہت کم تفاوت
دیکھتی مین ہے پہپڑا انسانکا اور ایپ بندر کا ایک
قسم کا ہوتا ہے اگر بغور دیکھا جاے تو دونو مین کسی
قسم کا فرق نہین معلوم ہوتا علاوہ اسکے رگین اور
شرائین نے اور جگر اور پہپڑا اور انت وغیرہ حسب طریق
جو جو کام انسانکے جسم مین دیتے ہین بندر مذکور
کے بہی جسم مین اوسیطرحپر اوسی مقام پر اوسیطرحکا
کام دیتی ہین علاوہ اسکے دماغ اور جسم کا چمڑا اور
ناخون وغیرہ انسانکا جس شکل کا ہوتا ہے بندر

مذکور بھی اوسی شکل کا ہے اور بال وغیرہ عالم ضعیفی
مین جسطرحپر انسانکا سفید ہوجاتا ہے اوسیطرحپر بندر مذکورکا
بھی بال جب ضعیف ہوجاتا ہے تب سفید ہوجاتا ہے
انکھہ کے جسم سب اعضا سے نازک ہے اور ہر ایک جانور
کی انکھہ مختلف شکل کی ہوتی ہے لیکن بندر مذکور کی انکھہ
کی بناوٹ مین اور انسانکی انکھہ کے نقشہ اور شکل مین
کچھہ بھی فرق نہین پایا جاتا جیسا کہ ضعیفی کے حالت مین
انسانکی انکھون مین اکثر عارضہ موتیا بندکا ہوجاتا ہے
ایسے بندر کی انکھونمین بھی جب بوڈھا ہوتا ہے موتیا بند
ہوجاتا ہے غرضکہ انسانکے اور ایسے بندر سے ہر بات

مین تمام وکمال مشابہت پائی جاتی ہے جو چیز
انسانکے جسم کی پرورش کے لئے مفید وضرور ہین
اپنے مذکورے کبھی پرورش کے لئے وہی سب
چیزین ضرور ہین اگر بذریعہ خردبین کے سب جانورونکے
خون دیکہا جاوے تو بیشک ہرایک جانورونکے خونکے
ذرونمین فرق معلوم ہوگا مگر انسان اور اپنے بندرکے
خون کے ذرونمین فرق ہرگز نہین پایا جاسکتا ان
سب باتونکے دیکھنے اور دریافت کرنے سے صاف معلوم
ہوتا ہے کہ بالغرض انسان دوسرے دوسرے جانورونسے
علیحدہ قسم مین شمار کیا جاسکتا ہے لیکن اپنے بندرسے

کسیطرح جدا قسم مین شمار نہین کیا جا سکتا باطنی شباہت
مین اگر نگاہ کیے جاوے تو اسی اور بہی زیادہ مشابہت
انسان اور ایپ بندر مین پای جاینگے کسو اسطے کہ جسطرح
انسان اپنے بچونکی محبت اور پرورش اور نگہبانی کرتے
ہین اوسیطرحپر بندر لوگ بہی اپنے بچونکی پرورش
شفقت کے ساتہ کرتے ہین اور جب انکے بچونکے
زخم وغیرہ ہو جاتا ہے اوسوقت جسطرحپر انسان اپنی
بچونکے زخم وغیرہ دہوکر صاف کرتے ہین بندر مذکور
بہی دہوتے ہین اور علامت وغیرہ اوس زخم سے
نکال ڈالتے ہین جسوقت تکلیف کسی قسم کی انکو

پہنچتی ہے اوسوقت مجنس انسانکے مانند گریہ وزاری
کرتے ہین اور بہ نسبت مادین کے نرین ابپ متحمل
ہوتے ہین کیونکہ جب بچے بندر مذکور کے مرجاتے
ہین اوسوقت مادین جانور مذکور کئی روز تک
چلا چلا کر روتے ہے لیکن نر جو ہنے ہین گو اوسوقت
روتے ہین مگر بعد تھوڑی عرصے کے رونا موقوف
کر کے صبر کر کے کنارے ہو جاتے ہین جب
سوتے ہین تو انسان ہین کے مانند بیٹھ کے
بہل سوتے ہین اور رہنے کے لئے مکان وغیرہ
بھی تیار کرتے ہین جب باہم لڑتے ہین اوسوقت

انسان ہین کے مانند غول باندہکر لڑتے ہین دوسرے
جانوروںکے مانند یہ سب دانت اور پنجونکے ذریعے
سے اپسمین ہرگز نہین لڑتے بڑی بڑی لاٹہی لیکر
لڑتے ہین اور دوسر یکی ضرب روکتے جاتے ہین اور
انسانکے مانند کام مین کسیقدر عقلمندی بہی ظاہر
کرتے ہین ایک مرتبہ دیکہا گیا کہ ایک مادین سے جسم کو
اوسکا نر کہجلاتا تہا مادین کے جسم مین ناخون کا خراش
لگ گیا اوسوقت مادین نے نر کی اونگلیونکو
ایک ایک کرکے دیکہا جس اونگلی مین بڑی ناخون
دیکہا اوسکو دانت سے فوراً تراش ڈالا بعض مرتبہ

یہ بہی دیکہا گیا کہ بندر مذکور نر سوتا تہا اور مادین
بندر مذکور اوسکے منہ پر کی مکہیونکو اوڑا تے
تہی سب جانور مرنیکے بعد لغش اپنے مردہ کی نہین
اوٹہاتے مگر بندر لوگ اپنے مردہ کی نعش کو ہمیشہ
ایک کسی تنہا مقام مین لیجا کر دفن کرتے ہین
او مٹی وغیرہ سے اوپر سے چہپا دیتے ہین پس
دیکہنے اور غور کرنے انسان اور ایپ بندر مین
ضوری اور معنوی دونو مشا بہت بہت زیادہ
پائی جاتی ہے انسانکو کسیطرح ایپ بندر سے
فرق سمجہنا مناسب نہین ـ

شراب کی کیفیت کا بیان

ڈاکٹر جاکسن صاحب جو کہ شراب کے بارہ مین نہایت تجربہ رکہتے ہین اونکا بیان ہے کہ شراب استعمال کرنے مین بجز ضرر کے کسی قسم کا فایدہ گرم ملکو نمین نہین ہے تو بہی اکثر لوگ شراب کو استعمال مین لایا کرتے ہین اور دیکہا دیکہی بہی اکثر لوگو نکو اس مضر چیز کے استعمال کرنیکا شوق پیدا ہوتا ہے اور ہرگز شراب کے نفع و نقصان سے خبر نہین رکہتے جو لوگ کہ ریاضت کرنیوالے ہین خاص کر وے لوگ شراب

ضرور پہنچے ہین ریاضت کے بعد ماندگی جبکہ اون
لوگونکو حاصل ہوتی ہے اوسوقت لازم یہ ہے
وے لوگ آرام کرکے اپنی طبعیت کو اعتدال پر
لاوین کیونکہ آرام کرنا بعد ریاضت کے انسان کے
لئے بہت ضرور ہے لیکن برخلاف اسکے جبکہ لوگ
کام کرکے نہایت ماندہ ہوجاتے ہین یا زیادہ کام
کرنیکا عزم رکھتے ہین اسقدر تھک جاتے ہین کہ کام چھوڑدینے
سے بھی تھکنے کے ماندگی نہین جاتی اوسحالت مین
اکثر شراب یا کوئی دوسری شراب کے مانند نشہ
کی چیز اون ماندہ کی کے دفع ہونیکے لئے استعمال مین

لاتے ہین تاکہ اوسکے استعمال کرنے سے وہ
ماندگی دفع ہوجاوے بعض شخص چاے اور کافی
یا تنباکو ماندگی کے ازالہ کے لئے پیتے ہین اور یورپ
کے باشندے شراب استعمال مین لاتے ہین خاص
وجہ ان منشی چیزونکے استعمال مین لانیکی یہ ہے
کہ جسقدر ماندگی ریاضت کرنے سے پیدا ہوی ہے
اوسیقدر آرام کرنے سے وہ ماندگی دفع ہوگی
شراب کے سبب سے آرام کرنا نہ پڑے لیکن
گو ماندگی شراب وغیرہ کے استعمال کے ذریعے
سے دور ہوتی ہے اور طبیعت ظاہرا اصلی حالت پر

آجاتی ہے مگر حقیقت مین اوسی طبعیت کا درست
ہونا تصور نہین کرنا چاہیے بلکہ بسبب نشہ کے
خون کی گردش مین کسیقدر قوت پہنچ جانے سے
اوس ماندگی کا ظاہراً اثر جاتا رہتا ہے ورنہ ضیعت
کرنے سے دماغ اور بدن کی رگونپر زور پہنچتا ہے
اوس سبب سے طبعیت مین ماندگی پیدا ہوتی ہے
اوس ماندگی کا بذریعہ استعمال نشہ کے ازالہ جو لوگ
چاہتے ہین ایسے لوگ اکثر دیکھے جاتے ہین کہ گو شراب
ہمیشہ اپنے جسم کی ماندگی کا ازالہ کرتے رہتے ہین لیکن
روز بروز قوت جسمانی مین اونکے نقصان پہنچتا جاتا ہے

یہی باعث ہے کہ ابتدا مین جسقدر شراب پینے سے
ماندگی جسم کی دفع ہوا کرتی ہے رفتہ رفتہ روز بروز
اوس سے زیادہ شراب اوسیقدر ماندگی دفع
کرنے مین پینا پڑتا ہے آخر کو اس حالت مین جو
لوگ پہنچ جاتے ہین کہ شراب پیکر ماندگی کا دفع ہوجانا
تو در کنار ہے شراب پینے سے بھی کچھ کام نہین کر سکتے
بلکہ سخت عارضہ مین مبتلا ہو کر جلد موت کے پنجہ
مین گرفتار ہو جایا کرتے ہین شراب پینے کی خاص وجہ
یہ ہے کہ بعد ریاضت کے آرام نکرنا برے اکثر عیاش
لوگ جسقدر عیاشی مین وقت آرام کرنیکا ضایع

کر دیتے ہین بالعوض ارام کے شراب سے اوس
بیداری کا خمار دفع کر لیتے ہین لہذا ہر شخص کو لازم
ہے کہ بعد کسی قسم کی ریاضت کے ازالہ اوس
ماندگی کا بذریعہ کسی منشی چیزونکے استعمال سے
ہرگز نکرین مالکہ جسقدر وقت ریاضت کرنے
مین صرف ہو اوسیقدر ارام بھی ضرور کرین ورنہ
اس بے عنوانی اور بد احتیاطی سے جو عارضہ
پیدا ہوگا نہایت ضرر پہونچاویگا —

ایک جدید قسم کے ہل کا بیان

یہہ الہ جسکی تصویر ذیل مین درج ہوئی ہے بالکل ایک جدید ایجاد سے ہے اوسکو انگلستان کے باشندے مسٹر ہوڑ وہ کمنی نے ایجاد کیا ہے بذریعہ اس الہ کے تھوڑے عرصہ مین کئی ہلونکا کام باسانی تمام تھوڑی ہی مشقت مین انجام ہوسکتا ہے علاوہ اسکے یہہ خوبی اس الہ مین ہے کہ ہر ایک حصہ اسکا کھولا جاسکتا ہے جسوقت جو حصہ بیکار ہوجاتا ہے وہی حصہ فور آنکالکر بدلایا جاسکتا ہے

تصویر اس الہ کی دیکہنے سے الہ مذکور سے کیونکر کئی ہلوںکا
کام انجام ہو سکتا ہے معلوم ہوگا گہوڑے یا بیل
کے ذریعہ سے یہہ ہل چلتا ہے اور اسکے کہینچے
مین مویشی کو زیادہ زور کرنا نہین پڑتا کیونکہ چکہ
یعنے دو پہیے الہ مین لگی ہوے ہین اسوجہ سے
بہت اسانی کے ساتہہ کہینچا جاتا ہے علاوہ اسکے
الہ مذکور مین ایک ڈنڈا ج لگا ہے اوسکے دبانے
سے ہلکی پہیے سیدہے اوپر اوٹہہ جاسکتے ہین
اس سبب سے زمین جوتنے کے وقت ہل چلانیوالے
کے ارادہ کے موافق زیادہ یا کم زمین مین پہل مین

الہ مذکور گہڑتے ہین علاوہ اسکے وقت موڑنیکے
ہلونیکے جانورونپر زور زیادہ پہنچتا ہے لیکن الہ مذکور
کے ج وُنڈے کو صرف ذراسا دبا دینے سے چارو
ہل الہ کے زمین سے اندر سے اوپر آجاتے ہین
اوسوقت بیل خواہ گہوڑا جو اوسمین ندہا رہتا
ہے بلا مشقت مڑ جاتا ہے بعد ازان پہر ج
وُنڈے کو ذرا سا اوبہا دینے سے چارو پہلی
الہ یعنے ہل مذکور کے زمین کے اندر دہس جاتے
ہین اور زمین برابر جہی جاتی ہے ماسوا اسکے
الہ مذکور ایک اور یہ خوبی رکہتا ہے جو کہ عام

اوسمکبہ پر چند روز لگانے سے بھی بال
کی جڑ مضبوط ہو جائیگی اور بال نہین گریگا
سمکا غذ ہی نیبو یا نارنگی نیبو کے پتیے کا عرق
نکالکر لال تیز سراب کسیقدر اوسمین ملا کر
اور دوسرے کوی کساو چیز ملا دیکر بال مین
لگانے سے بہی بال نہین گرتا

مطبع وکٹوریا اسکول غازیپو مین بابو تارنی
چرن بہانڈری ہیڈ ماسٹر کے اہتمام سے
چہاپی گئی

NO. CXLIV. (JULY) 188(

DISCOVERIES OF SCIENCE.

OR

THINGS WORTH READING

&

REMEMBERING.

LITHOGRAPHED

AT

مطبع وکٹوریا اسکول واقع شہر غازیپور میں چھپی *

VICTORIA SCHOOL PRESS.

GHAZIPUR.

N. W. P.

جن شائقین کو اس کتاب کی خریداری کی خواہش ہو بابو تارنی چرن
بہادری ہیڈ ماسٹر وکٹوریا اسکول غازیپور ایجنٹ سے درخواست کریں

APPLICATIONS CAN BE MADE FOR COPIES TO, THE AGENT,
BABOO TARINY CHARAN BHADURY, HEAD MASTER,
VICTORIA SCHOOL, GHAZIPUR.

N. M. HALL PRESS, BENARES.